# شذرات

اسلامی تاریخ کی دو بڑی خوبیاں ایسی ہیں جو دوسری اقوام کی تاریخ میں نہیں ملتیں۔ ایک یہ کہ "ہر واقعہ کے بیان میں سند کا ہونا" اس کی ابتداء تو علم حدیث سے ہوئی لیکن تاریخ میں بھی اسے نظر انداز نہیں کیا گیا اور یہی قرآن حکیم کا ارشاد ہے فَأْتُوا بُرْهَانَكُمْ یعنی اپنی بات اور مدعیٰ کے لیے دلیل لاؤ۔ دوسری چیز ہے "اپنے اسلاف کے حالات میں ان کے شب و روز کی تفصیل"۔ اس سلسلے میں حافظ ذہبی کی کتاب العبر فی خبر من غبر پانچ جلدوں میں مستند کتاب مانی جاتی ہے اور اسی نہج پر سندھ پاکستان میں بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ بارہویں صدی میں لکھی گئی جو حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کے شب و روز کے احوال پر مشتمل ہے۔

شروع سے لے کر آج تک علماء اسلام نے جو علوم و فنون کی خدمتیں کی ہیں وہ اتنی ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ ان میں سے چند تو وہ نابغہ روزگار تھے جو علمی دنیا میں بڑی شہرت کے مالک گزرے ہیں جیسا کہ امام ابن حزم اندلسی اور ابن جوزی وغیرہ

## ابن حزم

۳۸۴ھ میں جہاں عالم اسلام میں بیسیوں واقعات ہوئے ہوں گے، وہاں علامہ ابن حزم کی ولادت بھی ہے۔ علامہ ابن حزم کی پیدائش ماہ رمضان ۳۸۴ھ میں قرطبہ میں ہوئی۔ آپ کا پورا نام علی بن احمد بن سعید بن حزم ہے۔ اور دادا کی طرف نسبت کی وجہ سے ابن حزم مشہور ہو گئے۔ آپ کا خاندان اصل میں فارس ایران کا رہنے والا ہے۔ آٹھویں پشت میں ان کا دادا خلف نامی پہلا شخص ہے جو اندلس آیا اور وہیں سکونت اختیار کی۔ علامہ ابن حزم کی تعلیم اندلس میں ہوئی

آپ کو اگرچہ آبائی جاگیر حاصل تھی لیکن سرمایہ دارانہ زندگی سے نفرت تھی اس لیے جاگیر کو چھوڑکر درویشانہ زندگی کو اختیار کیا۔ اپنے دَور میں وہ اندلس کے اعلم اور ائمہ اسلام میں شمار ہوتے تھے اور وہاں کی ایک بڑی جماعت نے آپ کے آراء کو اختیار کیا، اس لیے انھیں "حزمیہ" کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن حزم بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے، کتاب اور سُنّت سے براہِ راست احکام کا استنباط کرتے تھے، اس لیے آپ کو "ظاہری المذہب" کہا جاتا ہے جن کے سرگروہ امام داؤد ظاہری، امام شافعی علیہ الرحمۃ کے تلمیذ ہیں۔ بابُ الاسلام سندھ میں عربوں کے دورِ حکومت میں منصورہ سندھ کے قضاۃ بھی ظاہری مذہب پر شرعی فیصلے دیتے تھے اور ان کو ظاہری بتایا گیا ہے۔ تصنیف وتالیف میں آپ کا کوئی نظیر نہیں ملتا۔ شیخ ابن حزم کے صاحبزادے شیخ الفضل نے کہا ہے کہ ان کے پاس ان کے باپ کے خط سے چار سو کتابیں موجود ہیں جو اسّی ہزار اوراق پر مشتمل ہیں۔ ابن حزم زبان کے تیز تھے، کوئی عالم آپ کی تنقید سے بچ نہ سکا اس لیے مثل مشہور ہے کہ لسان ابن حزم وسیف حجّاج شقیقان یعنی ابن حزم کی زبان اور حجّاج کی تلوار دونوں آپس میں بہن بھائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقت کے علماء نے علامہ ابن حزم کی سخت مخالفت کی اور حکومت سے ان کو شہر بدر کیا گیا اور "لبلہ" گاؤں میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات ہوئی۔ اس وقت علامہ شیخ ابن حزم کی تالیفات میں مشہور کتابیں یہ ہیں:۔
(۱) الفصل فی الملل والاہواء والنحل (۲) المحلی، گیارہ جلدوں میں۔ پہلی کتاب مذاہب کی تاریخ ہے اور اس موضوع میں دُنیا بھر میں پہلی کتاب ہے۔ اس کے بعد علامہ عبدالکریم شہرستانی نے اس قسم کی کتاب الملل والنحل لکھی، اور موجودہ دَور کے عظیم فقیہ اور مؤرخ استاذ ابوزہرہ نے بھی جامع کتاب لکھی۔ المحلی علامہ ابن حزم کی فقہ اسلام میں بے نظیر کتاب ہے۔ (۳) تیسری کتاب سیرتِ پاک پر جوامع السیرۃ نامی کتاب ہے جو باوجود مختصر ہونے کے بڑی جامع کتاب ہے۔ (۴) الاحکام لاصول الاحکام، آٹھ جلدوں میں (۵) ابطال القیاس والرأی۔ ابوالولید الباجی اور علامہ ابن حزم میں طویل مُناظرات رہے۔

## ابن جوزیؒ

علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن ابی الحسن الجوزی الحنبلی اپنے دور کے علامہ اور حدیث میں

وقت کے امام تھے۔ وعظ کے فن میں تو لاثانی تھے۔ ان کی ولادت ۵۰۸ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲ رمضان المبارک ۵۹۷ھ میں ہوئی۔ تصنیف و تالیف میں علامہ ابن جوزی بھی علامہ ابن حزم کی طرح ہیں۔ آپ کے متعلق یہ مشہور روایت ہے کہ اگر وہ کاپیاں جمع کی جائیں جو آپ نے لکھی ہیں اور پھر عمر اور زندگی کے ایام پر تقسیم کیا جائے تو ہر روز لکھنے کی مقدار ۹ بڑی کاپیوں پر پہنچتی ہے اس وقت جو آپ کی تالیفات موجود ہیں ان میں علم تفسیر میں زاد المسیر فی علم التفسیر چار جلدوں میں مشہور ہے اور حال ہی میں مصر سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ بے نظیر فوائد پر مشتمل ہے۔ آپ کی علم تاریخ میں تالیف المنتظم دنیا بھر میں شہرت کی حامل ہے۔ موضوعات حدیث میں بھی آپ کی تالیف دنیائے اسلام میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ البتہ آپ کے متعلق محدثوں میں یہ مشہور ہے کہ رجال کی تنقید میں ذرا سختی اور شدت سے کام لیتے تھے، اس لیے موضوعات ابن جوزی کتاب میں کئی ایسی احادیث بھی موضوعات میں شمار کی گئی ہیں جو موضوع نہیں ہیں۔ ابن قتیبہ کی کتاب المعارف کی طرح علامہ ابن جوزی نے ایک کتاب فہوم الاثر نام کی لکھی۔ علامہ ابن جوزی نہ صرف حدیث، فقہ اور علوم دین کے علامہ تھے بلکہ آپ کو فن طب میں بھی بڑا کمال حاصل تھا، اس فن میں آپ کی کتاب لقط المنافع فی الطب تالیف ہے۔ آپ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ جن اقلام سے حدیث لکھتے تھے اور ان کو کاٹ کر بناتے یا اصلاح کرتے رہتے تھے اور اس کا برادہ جو ہوتا تھا وہ جمع کرتے جاتے تھے وہ بھی کافی ہو گیا تھا، اس سے ان کے لکھنے کے اوسط کا انداز کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ اس برادے کی آگ سے وہ پانی گرم کیا جائے جس سے ان کو بعد وفات غسل دیا جائے، کیونکہ یہ برادہ ان اقلام کا ہے جن سے انھوں نے احادیث نبی لکھی ہیں۔ علامہ ابن جوزی حاضر جوابی میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ جوز ایک جگہ ہے جہاں ان کی سکونت تھی، اس لیے ان کو جوزی کہا جاتا ہے۔ آپ عربی اشعار بھی کہتے تھے اور عربی زبان کے بڑے فصیح شاعر مانے گئے ہیں۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کے معاصر ہونے کی وجہ سے ابن جوزی کی شیخ سے کچھ مخالفت بھی چلتی تھی حالانکہ دونوں حنبلی المذہب تھے اور علم میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ حق کی طلب میں اگر مخالفت ہو تو کوئی بری بات نہیں ہے۔